Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲ | بدھ - ۲۷ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ - یکم شہادت ۱۳۷۱ہش - یکم اپریل ۱۹۹۲ء | نمبر ۷۷

تقویٰ تمام عملوں کی رُوح ہے

سیدنا حضرت فضلِ عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) فرماتے ہیں :-
"خدا تعالیٰ رسم سے خوش نہیں ہوتا بلکہ اس چیز سے خوش ہوتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے۔ قربانی کرو۔ کیونکہ خدا کے حضور قربانی کے سوا نہیں پہنچ سکتے تقویٰ کرو کیونکہ تقویٰ تمام عملوں کی رُوح ہے۔ تقویٰ کے معنے ہیں، اپنی خواہشوں کو خدا کے حضور قربانی کر دینا۔ حضرت صاحب رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا یہ ارشاد سنایا کرتے تھے کہ ابو بکرؓ کو جو تم پر فضیلت ہے نماز اور روزے سے نہیں بلکہ اس شئے کی وجہ سے ہے جو اس کے دل میں ہے۔" (خطباتِ جمعہ جلد اوّل صہ ۵)

حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع اور خصوصی دُعا کی درخواست

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے لندن سے حضرت بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق حسب ذیل رپورٹ فون پر لکھوائی ہے۔

"۲۹۔ مارچ ۱۹۹۲ء اتوار بعد دوپہر

سیّدہ بیگم صاحبہ حرم حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کی صحت کے بارے میں مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی تازہ رپورٹ یہ ہے۔ کہ جیسا کہ اس سے قبل کی رپورٹ میں بتایا جا چکا ہے کہ سیّدہ بیگم صاحبہ کو سانس کی تکلیف اور کمزوری کے باعث دوبارہ ہسپتال میں داخل کروا دیا گیا ہے۔ بعد میں کئے جانے والے ٹیسٹوں سے یہ ظاہر ہوا ہے کہ اصل بیماری یعنی پتے اور جگر کی GROWTH میں تاحال نہ تو کوئی کمی ہوئی ہے۔ اور نہ اضافہ۔ لیکن اس کے اثرات اور ذیابیطس کی وجہ سے گردوں پر شدید اثر ہے۔ اور جسم میں یوریا کی تعداد کافی زیادہ ہو چکی ہے۔ نیز یرقان کا اثر ابھی کافی ہے۔ اور دردوں میں اضافہ ہوا ہے۔ گو ان اثرات کا علاج جاری ہے لیکن ان سارے عوامل کو دیکھتے ہوئے حضرت بیگم صاحبہ کی بیماری تشویشناک صورت اختیار کرتی جا رہی ہے اللہ کی طرف سے اعجازی شفا کی عطاء کی دعا جاری رکھیں۔"

(وکیل اعلیٰ۔ تحریک جدید)

درخواست دُعا

مکرم جناب محمد شفیع صاحب (م۔ش) کچھ عرصہ سے علیل ہیں۔ قارئین کی خدمت میں ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نسیم سیفی)

واقفین نَو کی تربیت

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے بچوں کی تربیت کے بارہ میں والدین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا :-

"ہر واقفِ زندگی بچہ جو وقف نَو میں شامل ہے بچپن سے ہی اس کو سچ سے محبت اور جھوٹ سے نفرت ہونی چاہیئے اور یہ نفرت اس کو گویا ماں کے دودھ میں ملنی چاہیئے۔ جس طرح RADIATION کسی چیز کے اندر سرایت کرتی ہے اس طرح پرورش کرنے والی ماں کی باہوں میں سچائی اس بچہ کے دل میں ڈوبنی چاہیئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ والدین کو پہلے سے بہت بڑھ کر سچا ہونا پڑے گا۔ ... اس لئے اب ان بچوں کی خاطر ان کو اپنی تربیت کی طرف بھی توجہ کرنی ہوگی اور پہلے سے کہیں زیادہ احتیاط کے ساتھ گھر میں گفتگو کا انداز اپنانا ہوگا۔ اور احتیاط کرنی ہوگی کہ لغو باتوں کے طور پر یا مذاق کے طور پر بھی وہ آئندہ جھوٹ نہیں بولیں گے کیونکہ یہ خدا کی مقدس امانت اب آپ کے گھر میں پل رہی ہے۔"

سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) فرماتے ہیں:

"ہم تمہیں نصیحت کرتے ہیں کہ بدکاریوں کے نزدیک بھی نہ جاؤ۔ نزدیکی کبھی آنکھ سے ہوتی ہے کبھی کان سے، کبھی زبان سے، کبھی ہاتھ سے، کبھی روپے سے غرض ابتداء انہی باتوں ہوتی ہے۔ تم ان سے بچو!"

(خطباتِ نور جلد دوم صہ ۲۱۹)

ہر فردِ جماعت کی ذمہ داری ہے کہ وہ دوسروں کا دُکھ دُور کرنیوالا ہو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

"خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھو۔ وہ آپ کی ضرورتوں کو پورا کرے گا اور آپ کی فطرت میں اور نفس میں قناعت کا مادّہ پیدا کرے گا اور سخی بنائے گا آپ کو۔ دوسروں کو دینے والا بنا دے گا آپ کو۔ ایسا بنا دے گا جس طرح ایک چشمہ کے کنارے پر جو خیمہ زن ہے انسان۔ وہ پانی جمع نہیں کیا کرتا مٹکوں میں۔ ہر وقت اس کو ٹھنڈا پانی بارشوں کا اور برف کا چشموں کے ذریعہ اسے وہ پہنچ رہا ہے۔ اس مادی دُنیا کا وہ کونسا چشمہ ہے جس کا دہانہ غذائے رزاق کے جو جلوے ہیں ان سے زیادہ چوڑا ہو۔ تو جہاں سے آپ کو بہت زیادہ مل سکتا ہے وہاں سے لینے کی کوشش کریں اور ہمیشہ ہی پیار اور محبت سے رہیں۔ ربوہ کو تو مثال بننا چاہیئے دوسروں کے لئے اس واسطے میں آپ کو زور کے ساتھ یہ یاد دہانی کروا رہا ہوں۔ میں جب یہاں ہوتا ہوں کئی تکلیفیں بھی اٹھاتا ہوں جذباتی طور پر۔ ذرا ذرا سی بات کی مجھے اطلاع آتی ہے کہ جو احمدی جن کو خدا تعالیٰ نے گند اور اندھیروں سے نکال کر پاکیزگی اور نور کی رفعتوں تک پہنچایا تھا وہ پھر واپس اندھیروں کی طرف جانے کے لئے آپس میں لڑ پڑتے ہیں۔ جہاں تک مجھ سے ہو سکتا ہے میں کوشش کرتا ہوں کہ وہ اس گند میں نہ پڑیں۔ ان اندھیروں کی طرف ان کی حرکت نہ ہو۔ کبھی میں کامیاب ہوتا ہوں۔ کبھی بد قسمتی ان لوگوں

بقیہ صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

یکم شہادت ۱۳۷۱ ہش یکم اپریل ۱۹۹۲ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے فرماتے ہیں:

۱۔ بیعت اور توبہ اس وقت فائدہ دیتی ہے جب صدقِ دل اور اخلاص نیت سے اس پر قائم ہو اور کاربند بھی ہو جاوے۔

۲۔ رُوحانی حالت کے سنوارنے اور اس باغ کے پھل کھانے کیلئے بھی تم کو چاہیئے کہ اس باغ کو وقت پر خدا کی جناب میں نمازیں ادا کر کے اپنی آنکھوں کا پانی پہنچاؤ۔ اور اعمالِ صالحہ کی نہر سے اس باغ کو سیراب کرو۔ تا وہ ہرا بھرا ہو اور پھلے پھُولے اور اس قابل ہو سکے کہ تم اس کے پھل کھاؤ۔

۳۔ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرتا اور ان کو دوسرے کے آگے ہاتھ پسارنے سے محفوظ رکھتا ہے۔

۴۔ خدا تعالیٰ کی نظر انسان کے دل پر پڑتی ہے۔ پس رب سے اقرار سچا کر لو اور دل کو اس اقرار میں زبان کے ساتھ شریک کر لو کہ جب تک قبر میں جاویں ہر قسم کے گناہ سے شرک وغیرہ سے بچیں گے۔

۵۔ خدا تعالیٰ متقی کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ وہ اپنے وعدوں کا پکّا اور سچّا اور پورا ہے۔

۶۔ اگر انسان نے کسی خاص منزل پر پہنچنا ہے تو اس کے واسطے چلنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جتنی لمبی وہ منزل ہوگی اتنا ہی زیادہ تیزی کوشش اور محنت اور دیر تک اسے چلنا ہوگا۔ سو خدا تعالیٰ تک پہنچنا بھی تو ایک منزل ہے اور اس کا بُعد اور دوری بھی لمبی۔

۷۔ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کا سچا ہے وہ بڑا رحیم وکریم اور ماں باپ سے بھی زیادہ مہربان ہے مگر وہ دغا باز کو بھی خوب جانتا ہے۔

۸۔ خدا تعالیٰ قادر ہے کہ کسی کے دل میں ایمان کی حقیقی جڑ لگا دے اور پھر اسے اس کے ثمرات کھلا دے یا کسی کو اس کی بدی کی وجہ سے قہر کی آگ سے ہلاک کرے۔ پس دعا ہی کرنی چاہیئے تا اسکی توفیق شاملِ انسان ہو۔

۹۔ نادان انسان سمجھتا ہے کہ دنیا بہت دیر رہنے کی جگہ ہے۔ مَیں پھر نیکی کر لوں گا اس واسطے غلطی کرتا ہے اور عارف سمجھتا ہے کہ آج کا دن جو ہے یہ غنیمت ہے۔ خدا معلوم کل زندگی ہے کہ نہیں۔

۱۰۔ صرف انسان کی فطرت میں ایک نیک بات یہ ہوتی ہے کہ وہ بدی کو چھوڑ کر نیکی کو اختیار کرتا ہے۔ اور یہ صفت انسان میں ہی ہوتی ہے۔ کیونکہ بہائم میں تعلیم کا مادہ نہیں ہوتا۔

مَیں کسی کی راہ میں آتا نہیں
مَیں کسی کو کچھ بھی سمجھاتا نہیں
مانتا ہوں وہ جسے سمجھا ہے سچ
سچ کو مَیں مر کر بھی جھٹلاتا نہیں

ابوالاقبال

فریاد

ہر اِک مکیں کی خیر ہو ہر اِک مکاں کی خیر
ہم مانگتے ہیں شہر کے خورد و کلاں کی خیر

چاروں طرف عجیب سی ہلچل ہے ان دِنوں
میری زمیں کی خیر، مرے آسماں کی خیر

پہنچا ہے اب کمال پہ یہ دَورِ انحطاط
اس دَورِ انحطاط کے پیر و جواں کی خیر

پژمُردہ ہیں جو پھُول تو کلیاں اُداس اُداس
اَے باغبانِ دَیر ترے گلستاں کی خیر

گلشن میں چل پڑی ہے یہ کیسی ہَوائے تُند
تِنکے بکھر نہ جائیں مرے آشیاں کی خیر

جب بن گئے ہوں سارے محافظ ہی راہزن
پھر کس کا چین، کیسی اماں اور کہاں کی خیر

تھامے ہوئے ہے حبلِ تعصّب کو ہر فہیم
کم فہم و کم نِگاہ کے وہم و گماں کی خیر

ہر ہر قدم پہ جھُوٹ کا بازار گرم ہے
نقدِ یقیں کی خیر ہو، جنسِ گماں کی خیر

اِک دُوسرے کے خُون کا پیاسا ہے آدمی
آتی نہیں نظر ہمیں امن و اماں کی خیر

ساحل سے تکنے والو بس اب یہ دُعا کرو
کشتی بھنور کی زد سے بَچے بادباں کی خیر

کیوں مجُھ سے سُن رہے ہو مری داستانِ شوق
جو سب کے حسبِ حال ہو اس داستاں کی خیر

دِل میں مرے نہیں ہے کدورت کا شائبہ
جو مجُھ سے بَدگمان ہے اس بَدگماں کی خیر

اپنوں کی خیر مانگتے ہیں سب ہی اے سلیمؔ
ہم مانگتے ہیں خیر تو سارے جہاں کی خیر

سلیمؔ شاہجہانپوری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالےٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

علمی مسائل

اس کے علاوہ راستوں سے مراد وہ راستے بھی ہو سکتے ہیں جن پر دریا چلتے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ زمین میں ایسے خلال یا نشیب نہ پیدا کرتا جن میں دریاؤں کا پانی سکڑ کر چلتا ہے تو سب زمین پر پانی ہی پانی ہوتا۔ اور دنیا رہنے کے قابل نہ ہوتی۔

پہلی اشیاء کے ذکر کے بعد ان اشیاء کو الگ کیوں بیان کیا گیا ہے اس میں یہ حکمت ہے کہ پہلے متفرق چیزوں کا ذکر تھا اب اس میں ان چیزوں کا ذکر ہے جو خزانہ کو جمع رکھتی ہیں۔ پہاڑ برف کے ڈھیر جمع رکھتے ہیں۔ درخت اور جڑی بوٹیوں کے ذخیرے رکھتے ہیں۔ دریا پہاڑوں سے پانی لے کر سال بھر تک پانی ملک کو مہیا کرتے ہیں اور طبعی راستے ان جگہوں سے فائدہ اٹھانے کے لئے انسان کی مدد کرتے ہیں۔ اگر پہاڑ صرف ایک بلند ٹیلہ ہوتے اور اس طرح تدریجی طریق پر بڑھنے والی بلندیاں نہ ہوتے تو انسان ان کی چوٹیوں تک کس طرح پہنچ سکتا تھا۔ اگر دریا ایک پھیلا ہوا پانی ہوتے تو ان سے دنیا فائدہ نہیں اٹھا سکتی تھی۔ الٹا ان سے نقصان ہوتا کہ قابل کاشت زمینوں کو وہ پانی کے نیچے چھپائے رہتے اور چلنا پھرنا لوگوں کے لئے مشکل ہو جاتا۔ پس پہاڑوں اور دریاؤں سے فائدہ اسی صورت میں اٹھایا جا سکتا ہے کہ وہ خاص قانون کے ماتحت پھیلیں یا ان تک پہنچنے کے لئے ان کے ساتھ ساتھ راستے ہوں جن پر چل کر انسان ان کے فوائد سے متمتع ہو سکے۔

اسی سلسلے میں ایک اور :-

بتایا گیا ہے کہ انسانی تدابیر صرف ایک وقت کی ضرورت کو پورا کر سکتی ہیں۔ اللہ ہی ہے جو مستقل ذخائر کے جمع رکھنے کے سامان پیدا کرتا ہے۔ باؤلیاں کب تک پانی دے سکتی تھیں اور کہاں تک، دریا ہی ہیں جو سارا سال پانی دیتے ہیں۔ اور ملکوں کے ملک ان سے سیراب ہوتے ہیں۔ اسی طرح پہاڑ ہیں جو ملکوں کی ضروریات کو پورا کرتے ہیں اور سارا سال قسما قسم کی ضروری ادویہ اور پھل پھول اور نہ ختم ہونے والے ذخائر لکڑی کے ان سے ملتے ہیں۔ اور پھر یہ بڑے راستے ہی ہیں جو دنیا کے درمیان تعلق قائم کر رہے ہیں۔ پس اسی طرح روحانی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ایسے کلام کی ضرورت ہے جو صرف ایک وقت کے لوگوں یا چند لوگوں کے فائدے کے لئے نہ ہو بلکہ مختلف فطرتوں اور مختلف زمانوں کی ضرورت کو پورا کرنے والا ہو۔ اور جس کے ذریعہ سے دنیا روحانی مسافت طے کر سکے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ انسانی ہدایت کے لئے دو امور کا ہونا ضروری ہے۔ ایک تو یہ کہ انسانی فطرت کی گہرائیوں سے کامل واقفیت ہو۔ کیونکہ جب تک ظاہری و باطنی قوتوں کا علم نہ ہو۔ صحیح راہنمائی نہیں کی جا سکتی۔ اور ساری قوتوں کے نشوونما کا سامان نہیں کیا جا سکتا۔ دوسری بات یہ ضروری ہے کہ دلوں کے خیالات کا علم ہو۔ کیونکہ ہزاروں لاکھوں انسان اپنی قوم کے ڈر سے اپنے دلی شبہات بیان نہیں کر سکتے۔ پھر جب ان کی مرض کا علم نہ ہو تو علاج کرنے والا علاج کس طرح کر سکتا ہے۔

سب کائنات ایک ہی رشتے میں پروئی ہوئی ہے اور ایک چیز کا دوسری پر انحصار ہے۔ انسان کی پیدائش اصل ہے اس کی غذا اوّل حیوانی ہے۔ حیوان درختوں وغیرہ سے غذا حاصل کرتے ہیں۔ آگے وہ درخت اور بوٹیاں آسمانی پانی سے پلتے ہیں اور وہ پانی انسان کے پینے کے کام بھی آتا ہے۔ پھر اسی پانی سے نباتات اگتی ہیں جو انسان کی غذائیں بنتی ہیں۔ یہ سب اشیاء رات دن سورج چاند اور ستاروں کی تاثیرات سے نشوونما پاتی ہیں۔ دوسری طرف ان کے قیام کا ذریعہ سمندر ہے جس میں پانی کا ذخیرہ رہتا ہے اور اس سے پانی چھن کر پھر انسانوں کو ملتا ہے۔ اور اس سمندر کو اپنے حال پر رکھنے کے لئے پہاڑ ہیں جو پانی جمع رکھتے ہیں وہاں سے دریاؤں کے ذریعے سے پانی بہتا ہے۔ جو خاص راستوں پر چل کر سمندر میں آکر گم جاتا ہے۔ اور سطح زمین پر پھیل نہیں جاتا۔ کہ زمین انسانوں کی رہائش کے قابل نہ رہے۔ ان سب امور سے ایک واضح نتیجہ نکلتا ہے اور وہ یہ کہ دنیا کی ہر چیز ایک دوسرے سے وابستہ ہے۔ اور دنیا متفرق چیزوں کا مجموعہ نہیں بلکہ اس کا اختلاف ایسا ہی ہے جیسے ایک زنجیر کی کڑیاں اگر ایک کڑی نکال دی جائے تو زنجیر زنجیر نہیں رہتی۔ اسی طرح کائنات میں سے ایک چیز کو نکال دو ساری دنیا تباہ ہو جائے گی۔ سمندر خشک کر دو۔ پانی ختم ہو جائے گا۔ دریا خشک کر دو۔ سمندر خشک ہو جائے گا۔ اس نشیب کو جو دریاؤں کے لئے راستہ بناتا ہے دور کر دو سب دنیا پر پانی پھیل جائے گا اور زمین رہائش کے قابل نہ رہے گی۔ پہاڑ مٹا دو زمین پر زلزلے آئیں گے اور انسان ہلاک ہو جائے گا۔ دریاؤں کے لئے پانی کا ذخیرہ باقی نہ رہے گا۔ اور وہ سارا پانی یکدم سمندر میں جا گرائیں گے۔ اگر ایک طرف دنیا سیلاب کی نظر ہو گی تو دوسری طرف سال بھر تک پانی کے مہیا رہنے کی صورت مفقود ہو جائے گی۔ چاند ستاروں کو مٹا دو تو جو ان کی وجہ سے پیدائش عالم پر اثر ہے وہ جاتا رہے گا اور زمین اپنی حالت پر نہ رہے گی۔ سورج کو الگ کر دو یہ بادلوں کا سلسلہ جاتا رہے گا۔ اور لوگ پانی کو ترس جائیں گے۔ اور سبزیوں کا پکنا بند ہو جائے گا اور انسانوں کی صحت خراب ہو جائے گی اور اس کی حیوانی غذا کے پیدا ہونے کا بھی امکان نہ رہے گا۔ غرض یہ سب کائنات مل کر انسان کی خدمت کر رہی ہے اور اس کا ہر حصہ دوسرے حصے کے قیام کا ذریعہ ہے۔ جب یہ حال ہے تو پھر دو خدا کا عقیدہ کسی طرح درست ہو سکتا ہے۔ اگر دنیا کو کئی خداؤں نے پیدا کیا ہے تو وہ کونسا حصہ ہے جس کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ وہ دوسرے سے آزاد ہے کہ سمجھا جا سکے کہ اسے کسی اور نے پیدا کیا ہو گا اور اگر ساری کائنات ایک زنجیر کی کڑیوں پر مشتمل ہے تو اس کا بنانے والا ایک ہی خدا تسلیم کرنا پڑے گا۔ سوائے اس کے کہ یہ کہا جائے کہ خدا تعالیٰ میں سب کائنات بنانے کی قدرت نہ تھی۔ اس لئے کئی خداؤں نے مل کر کام تقسیم کر لیا۔ اور پہلے سے تجویز کردہ نقشہ کے مطابق ہر ایک نے اپنا اپنا حصہ پورا کیا۔ لیکن یہ عقیدہ مشرکوں کا بھی نہیں اور ہے بھی خلاف عقل۔ کیونکہ ناقص وجود خدا نہیں ہو سکتے۔

خدا کی مدد

سیدنا حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے ارادہ مضبوط کرنے کے سلسلے میں بعض باتیں بیان فرمانے کے بعد فرماتے ہیں :-

اس کوشش کے علاوہ ایک اور گر ہے اور وہ دعا کا گر ہے۔ جب انسان سے اپنی کوششوں کے ذریعے کچھ نہ بنے تو اسے بیرونی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ پہلی چیز اپنی کوشش ہوتی ہے جو اندرونی امداد ہوتی ہے اور دوسری بیرونی امداد ہوتی ہے۔ انسان اپنی طرف سے کوشش کرے اور ساتھ ہی خدا تعالےٰ سے دعا کرے کہ مجھ سے تو جو کچھ ہو سکتا ہے کر رہا ہوں اب آپ ہی مدد دیں۔ تو کامیاب ہو سکتا ہوں۔ ایک بزرگ کا قصہ مشہور ہے۔ ان کا ایک شاگرد تھا جسے تصوف کا بہت شوق تھا۔ وہ اس کے سیکھنے کے لئے بہت عرصہ ان کے پاس رہا۔ جب وہ واپس جانے لگا تو بزرگ نے پوچھا تمہارے وطن میں شیطان ہوتا ہے۔ وہ حیران ہو کر کہنے لگا۔ شیطان کہاں نہیں ہوتا۔ بزرگ نے کہا جب تم اپنے وطن پہنچو گے تو اگر شیطان نے تم پر حملہ کیا تو کیا کرو گے اس نے کہا میں شیطان کا مقابلہ کروں گا۔ بزرگ نے کہا اچھا تم نے شیطان کا مقابلہ کیا اور وہ بھاگ گیا۔ لیکن پھر تم خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے لگے اور اس نے پیچھے سے آپکڑا تو کیا کرو گے۔ اس نے کہا میں پھر اس کا مقابلہ کروں گا۔ بزرگ نے کہا اگر تم اسی طرح شیطان کا مقابلہ کرتے رہو گے تو خدا تعالیٰ کی طرف کس طرح متوجہ ہو سکو گے۔ اس نے کہا تو پھر آپ ہی بتائیں مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ انہوں نے کہا بتاؤ۔ اگر تم کسی دوست سے ملنے جاؤ جس کا ایک کتا ہو جو تمہیں گھیر لے تو کیا کرو گے۔ اس نے کہا میں اسے لاٹھی ماروں گا انہوں نے کہا کتا بھاگ کر پھر تمہارے پیچھے آپڑا تو کیا کرو گے۔ اس نے کہا صاحب مکان کو آواز دوں گا کہ آؤ اور آکر اپنے کتے کو روکو۔ انہوں نے کہا یہی طریق شیطان کے متعلق اختیار کرنا۔ خدا تعالیٰ سے کہنا میں آپ کے پاس آنا چاہتا ہوں مگر شیطان

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

تصویر میں نائیجیریا کے اس وقت کے گورنر ہز ایکسیلینسی سر برنرڈ بورڈے لان BOURDILLON حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور بنگال کے محترم عزیز الحق صاحب (اگر میں صحیح نام بتانے میں غلطی نہیں کر رہا) تشریف رکھتے ہیں اور محترم حکیم فضل الرحمان صاحب سپاسنامہ پیش کر رہے ہیں۔ یہ سپاس نامہ ہز ایکسیلینسی گورنر کی خدمت میں پیش کیا گیا جو اس تقریب کی صدارت کے لئے تشریف لائے تھے تقریب لیگوس میں احمدیہ بیت الحمد کا سنگ بنیاد رکھے جانے کی تھی۔ محترم چوہدری صاحب نائیجیریا میں سے گذر رہے تھے۔ وہاں آپ نے دو تین دن قیام فرمایا اور اس دوران اس بیت الحمد کا سنگِ بنیاد رکھے جانے کی تقریب منعقد کی گئی۔ اگرچہ تقریب کی صدارت تو گورنر صاحب نے کی لیکن سنگِ بنیاد محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے رکھا۔ محترم حکیم صاحب نے اپنے سپاسنامے میں نہ صرف نائیجیریا میں امن و امان کا ذکر کیا بلکہ احمدیہ جماعت کی نائیجیریا میں اور دنیا کے دوسرے حصوں میں کارکردگی سے بھی گورنر صاحب کو آگاہ کیا۔ نائیجیریا کا مشن مغربی افریقہ میں سب سے پرانا مشن ہے خط وکتابت کے ذریعہ شروع ہوا اور ریویو آف ریلیجنز میں اس خط وکتابت کی جھلک ۱۹۱۶ء میں بھی ملتی ہے۔ وہاں سے کسی صاحب نے انگلستان سے اس وقت شائع ہونے والے ریویو آف ریلیجنز کا سرورق کہیں گرا پڑا دیکھ کر لندن احمدیہ مشن کو خط لکھا جہاں سے انہیں ہدایت کی گئی کہ وہ مرکز احمدیت میں حضرت امام جماعت الثانی سے خط وکتابت کریں۔ نائیجیریا کے اس دوست نے قادیان سے اساتذہ کا مطالبہ کیا تھا جو انہیں دین کی بھی تعلیم دے سکیں اور باقاعدہ سکول کا افتتاح کر کے بچوں کی تعلیم کا بھی انتظام کر سکیں۔ جن صاحب نے یہ خط وکتابت کی تھی۔ ان کا نام تھا مسٹر ایل۔ بی۔ آگسٹو جو بعد میں کچھ عرصہ تک نائیجیریا کے احمدیہ جماعت کے صدر بھی رہے اور اپنی تعلیم کے سلسلے میں انگلستان جا کر احمدیہ مشن میں قیام بھی کیا۔ ان کی اس درخواست کے پیشِ نظر حضرت امام جماعت الثانی نے حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیرؔ کو انگلستان سے نائیجیریا جانے کا ارشاد فرمایا اور آپ سیرالیون اور غانا سے ہوتے ہوئے نائیجیریا پہنچے۔ یہ ۱۹۲۱ء کی بات ہے۔

آپ کے وہاں آغاز قیام ہی میں محترم حکیم فضل الرحمان صاحب کو بھی نائیجیریا بھیج دیا گیا۔ اگرچہ حکیم صاحب وہاں سے جلد ہی غانا تبدیل کر دیئے گئے جہاں آپ نے تقریباً آٹھ برس تک سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کر کے ملک کے مختلف حصوں میں احمدیت کا پیغام پہنچایا اور سالٹ پانڈ میں جسے غانا کی احمدیہ جماعت کا مقامی مرکز ہونے کا فخر حاصل ہے ایک سکول کا بھی اجراء کیا اور اسی طرح وہاں مشن ہاؤس بھی تعمیر کروایا۔ آپ قادیان واپس آنے کے بعد جب دوبارہ مغربی افریقہ گئے تو پہلے نائیجیریا تشریف لے گئے اور وہاں سے کچھ عرصہ کے لئے غانا بھی گئے۔ نائیجیریا میں آپ نے اپنے قیام کے دوران بیت الحمد بھی تعمیر کروائی اور احمدیہ مشن ہاؤس بھی۔ لیگوس کی اس بیت الحمد کا سنگِ بنیاد حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کو رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ محترم حکیم صاحب نے گورنر صاحب کو سپاس نامہ پیش کرتے ہوئے جماعت کی ابتدائی تاریخ کا بھی ذکر کیا اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ملکہ وکٹوریہ کے نام خطوط کا بھی اور اس بات کو نہایت وضاحت کے ساتھ پیش کیا کہ احمدیہ جماعت ایک پُرامن جماعت ہے۔ دوسروں کے خیالات سنتی ہے اور اپنے خیالات سنانے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتی ہے۔ نائیجیریا کی پُرامن فضا کو دولتِ برطانیہ کی مرہونِ منت بناتے ہوئے آپ نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ جہاں مختلف قبائل کے آپس میں جھگڑے رہتے تھے اور خون خرابہ ہوتا تھا وہاں دولتِ برطانیہ نے امن وامان قائم کر کے اس علاقے کو ترقی کی راہ پر گامزن کر دیا ہے۔ اسی قسم کے خیالات کئی سال بعد لیگوس کے روائتی بادشاہ چیف ادبا آڈے نیجی اڈیلے نے ملکہ الزبتھ ثانی کی نائیجیریا آمد پر اظہار کیا تھا۔ محترم چوہدری صاحب نے نہایت اختصار کے ساتھ بیت الحمد کی اہمیت کا ذکر کیا اور جماعت کی پُرامن کوششوں کو پیش کرتے ہوئے اس بات کی امید ظاہر کی کہ ملک کی فضا ہمیشہ جماعت کے لئے سازگار رہے گی اور یہی وہ طریق ہے جس سے وہ جماعت سے حقیقی معنوں میں فائدہ اٹھا سکے گی۔

گورنر صاحب نے اپنے صدارتی ریمارکس میں احمدیہ جماعت کے متعلق نہایت اچھے خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ نہ صرف نائیجیریا میں بلکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ دیگر کئی ممالک میں بھی احمدیہ جماعت نہایت پُرامن طریق پر اپنے کام میں مشغول ہے اور ہر خطے کے باشندے جہاں احمدیہ جماعت مصروفِ عمل ہے کسی نہ کسی رنگ میں اس سے مستفید ہوتے ہیں۔ اس موقعہ پر بہت سے سرکاری افسران بھی موجود تھے اور ان سب کے لئے یہ باتیں سکونِ قلب کا باعث تھیں کہ احمدیہ جماعت واقعی پُرامن طریق پر اپنا کام جاری رکھنے کی متمنی ہے۔

محترم حکیم صاحب نے مغربی افریقہ میں خاص طور پر غانا اور نائیجیریا میں اپنی بہت سی پیاری یادیں چھوڑی ہیں۔ آپ ایک وجیہہ انسان تھے اور نہایت صاف ستھرے لباس کے ساتھ خاصے باوقار نظر آتے تھے۔ چونکہ آپ کی طبیعت میں کسی حد تک مزاح بھی تھا اس لئے آپ معاشرے کے ہر حصے میں جلد ہی مقبول ہو جاتے تھے جماعتی کاموں کے علاوہ معاشی اور معاشرتی امور میں آپ خاصے دخیل تھے۔ چونکہ آپ ایک لمبے عرصے سے نائیجیریا میں مقیم تھے اس لئے آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ہم جیسے لوگ یہاں اولڈ کوسٹر ہیں اور اولڈ کوسٹر ہونے ہی کی وجہ سے آپ کے تعلقات اکثر سرکاری بڑے بڑے افسروں سے بہت قریبی تھے۔ پہلے بعض تحریروں میں اس بات کا ذکر کیا جا چکا ہے کہ آپ نے ایک سلسلے میں کولونیل سیکرٹری کو تار دیا تو فوری طور پر اس کے جواب کے نتیجے میں اس وقت کے گورنر جنرل نے محترم حکیم صاحب کو اپنی رہائش گاہ پر بلا لیا۔ یہ تقریب جس کی تصویر پیشِ نظر ہے ایک تو اس لئے اہم ہے کہ بیت الحمد کے سنگِ بنیاد رکھے جانے کی تقریب ہے اور دوسرے اس لئے کہ اس میں گورنر اور ہندوستانی وائسرائے کی ایگزیکٹو کے دو اراکین جن میں سے ایک حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب تھے موجود ہیں۔ احمدیہ جماعت کو اس تقریب سے ایک خاص فائدہ یہ بھی حاصل ہوا کہ گورنر صاحب کے اس موقعہ پر تشریف لانے کی وجہ سے احمدیہ جماعت کو بہت پذیرائی ملی اور حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سے گورنر صاحب اور دیگر بڑے بڑے سرکاری افسروں کی ملاقات کے باعث بھی بہت سے لوگ احمدیت سے روشناس ہو گئے یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ ایسی تقاریب کے مواقع بہم پہنچاتا رہتا ہے۔ یہ بیت الحمد جو اپنے رقبہ کے لحاظ سے تو زیادہ وسیع نہ تھی لیکن اسے ایک اور رنگ میں بھی مفید ثابت ہونا تھا اور وہ یہ کہ محترم حکیم صاحب کی واپسی کے بعد جب خاکسار نے نائیجیریا مشن کا چارج لیا تو پہلا احمدیہ سکول اسی بیت الحمد میں کھولا گیا اور یہی وہ سکول ہے جس میں کچھ عرصہ بعد نائیجیریا کے وزیرِ اعظم کے دو بیٹے بطور طالب علم تعلیم حاصل کرتے رہے اور جب میں ۱۹۷۶ء میں دوبارہ نائیجیریا میں سے گذرا تو مجھے بتایا گیا کہ سکول ایک اور جگہ شفٹ ہو چکا ہے اور اس کی وسعت کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ اس کی ایک کلاس کے اس وقت سترہ سیکشن تھے۔ جو شخص ۱۹۷۶ء میں اس سکول کا ہیڈ ماسٹر تھا۔ وہ میرے نائیجیریا کے دوران بالکل نوجوان تھا اور ابھی تعلیم مکمل کر کے ہمارے سکول میں ایک جونیئر استاد مقرر ہوا تھا۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے سکول کو بھی نوازا اور اس کی مخلصانہ خدمات کو بھی چونکہ جب وہ جونیئر استاد تھا تو مختلف رنگوں میں سلسلہ کی خدمات کے لئے ہر وقت تیار رہتا تھا اور اسے مختلف موقعوں پر مختلف کام کرنے کا موقعہ ملتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے بھی نوازا اور وہ اس سکول کا ہیڈ ماسٹر بن گیا اور نہ صرف ہیڈ ماسٹر بن گیا بلکہ وہ اس بات پر فخر کرتا تھا کہ اس کے وقت میں سکول نے ایسی وسعت اختیار کی کہ جیسا کہ انہوں نے مجھے بتایا اس کی ایک کلاس کے سترہ سیکشن تھے۔ اب اس بیت الحمد کو جس کا سنگِ بنیاد حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے رکھا تھا تین منزلہ عمارت میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اگرچہ رقبہ تو اتنا ہی ہے لیکن اس کے تین منزلہ عمارت بن جانے کی وجہ سے خاصی وسعت پیدا ہو گئی ہے۔ اسی عمارت میں لائبریری کا قیام بھی عمل میں لایا جا چکا ہے تاکہ بیت الحمد میں آنے والے دوست اپنے علم میں اضافے کے لئے لائبریری سے بھرپور فائدہ اٹھا سکیں۔ اس لائبریری میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کا تیار کردہ لٹریچر بھی موجود ہے اور اس کے علاوہ متعدد دیگر کتابیں جو مختلف علوم سے تعلق رکھتی ہیں بھی رکھی گئی ہیں۔ احمدیہ جماعت کی اس خصوصیت کا تو سب کو علم ہے کہ وہ لٹریچر تیار بھی کرتی ہے اور تقسیم بھی کرتی ہے۔ خاص طور پر کالجوں یونیورسٹیوں اور لائبریریوں کو مفت لٹریچر مہیا کرتی ہے خاکسار کو نائیجیریا سے واپس آنے والے ایک

باقی صـــ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات

امریکی یادداشت

کہتے ہیں کہ واشنگٹن میں دکھائی گئی ایک یاد داشت کے مطابق امریکہ کے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کو ۱۹۸۳ء ہی سے اس بات کا علم تھا کہ پاکستان جوہری اسلحہ کی پراجیکٹ پر کام کر رہا ہے لیکن امریکہ کی حکومت نے فوجی مدد بہم پہنچاتے رہنے سے قانون کی خلاف ورزی کی۔ اور سات سال تک ایسا ہوتا رہا۔ ۱۹۹۰ء میں اس امداد کو بند کیا گیا یہ اس دستاویز سے پتہ چلا ہے جو ابھی حال ہی میں "ڈی کلاسی فائی" کی گئی ہے۔ جو امداد دی جاتی رہی ہے، اب کہا جاتا ہے کہ، وہ امریکہ کے قانون کے خلاف تھی کیونکہ ریگن اور بش انتظامیہ کا فیصلہ یہ تھا کہ پاکستان کو ہر قسم کی فوجی امداد اس وقت تک بند رکھی جائے جب تک کہ صدر امریکہ تحریری طور پر یہ بیان نہ دیں کہ پاکستان کسی جوہری دھماکے کی کوشش نہیں کر رہا۔ اور کہ جو خطرات سامنے آسکتے ہیں وہ امداد دیئے جانے سے کم ہو جائیں گے یہ دستاویز جو اب سامنے آئی ہے یہ ۲۳ جون ۱۹۸۳ء کو تیار کی گئی تھی اور اب نیشنل سیکورٹی آرکائیوز نے اسے عام کر دیا ہے۔ اس میں یہ بات تحریر ہے کہ بغیر کسی شک و شبہ کے یہ شواہد موجود ہیں کہ پاکستان تیزی کے ساتھ جوہری اسلحہ کے پروگرام پر کام کر رہا ہے۔ اور پاکستان کا دوسرا پروگرام یہ ہے کہ وہ ہندوستان سے بچاؤ کے لئے جوہری اسلحہ تیار کرے۔ کیونکہ پاکستان کے لئے سب سے زیادہ خطرہ ہندوستان ہی کی طرف سے ہے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ یاد داشت کس شخص کی تحریر ہے البتہ اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ پاکستان نے اپنا جوہری پروگرام اس وقت شروع کیا جب ۱۹۷۴ء میں ہندوستان نے ایک بم کا تجربہ کیا۔ ہندوستانی حکومت نے اس وقت سے لے کر اب تک کوئی مزید تجربہ نہیں کیا۔ اور اس بات کا یقین دلایا ہے کہ اس سلسلے میں وہ جو کچھ کر رہا ہے وہ قیام امن ہی کے لئے ہے۔

۱۹۸۵ء میں وہ تجویز کانگریس نے منظور کر لی جو سینیٹر لیری پریسلر نے پیش کی تھی اور جس کی بناء پر انتظامیہ اس بات کا مطالبہ کر سکتی تھی کہ اسے صدر کی طرف سے ایسا سرٹیفکیٹ ملنا چاہیئے کہ پاکستان جوہری اسلحے کی طرف قدم نہیں بڑھا رہا۔ صدر ریگن نے اپنی باقی ماندہ ٹرم کے لئے یہ سرٹیفکیٹ دے دیا اور اسی طرح صدر بش نے بھی اکتوبر ۱۹۹۰ تک کے لئے دیا۔ اس کے بعد انہوں نے فیصلہ کیا کہ پاکستان نے ایک جوہری بم تیار کر لیا ہے نیشنل سیکورٹی آرکائیوز جنہوں نے یہ یاد داشت اب ڈی کلاسی فائی کر دی ہے کو فریڈم آف انفرمیشن ایکٹ کے ماتحت یہ ملی۔ یہ ایک ایسا ادارہ ہے جو نفع کمائے بغیر ایسی دستاویزات حاصل کرتا ہے۔

اسرائیل / امریکہ تعلقات

امریکہ اور سویت یونین کی سرد جنگ ختم ہونے کے بعد سے اسرائیل یہ محسوس کر رہا ہے کہ امریکہ کی انتظامیہ اب اسرائیل کے ساتھ اتنے قریبی روابط نہیں رکھنا چاہتی جتنا کہ پہلے تھے۔ گذشتہ بیس سال سے بھی زیادہ عرصہ میں دونوں نے ایسے روابط رکھے ہیں جن سے اسرائیل کی اقتصادیات اور اس کے تحفظ کو بہت زیادہ مدِ نظر رکھا گیا۔ اب اسرائیل کے دل میں شکوک پیدا ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ عالمی برادری کو اب یہ سوچنا ہے کہ مشرق وسطیٰ کے عالمی تناظر میں اس کی کیا حیثیت ہے اور اس علاقے کے امن کا دنیا پر کیا اثر ہو سکتا ہے۔ کیا یہ ضروری ہے کہ اسرائیل جیسے چھوٹے سے ملک کو عربوں کے مقابل پر لا کر عالمی تناظر میں ایسی کیفیت پیدا کی جائے جو امنِ عامہ کے لئے مفید ثابت نہ ہو سکے۔ امریکہ نے اسرائیل پر یہ الزام لگایا ہے کہ اس نے امریکی اسلحہ اور امریکی فوجی ٹکنیک دوسرے ملکوں کے پاس فروخت کیا ہے۔ ان ملکوں میں چین اور جنوبی افریقہ شامل ہیں۔ اسرائیل اس بات پر سیخ پا نظر آتا ہے اس کا کہنا ہے کہ اس نے امریکہ کے ساتھ کسی معاہدے کی خلاف ورزی نہیں کی اور نہ ہی کوئی اسلحہ یا ٹیکنیک جنوبی افریقہ یا چین کے ہاتھوں فروخت کی ہے۔ اسرائیلی ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اس کی حکومت کے پاس ایسے ذرائع موجود ہیں کہ وہ امریکہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ سے اپنی ضرورت پوری کر سکے اور اب سے آئندہ وہ ایسا ہی کرے گی۔ وہ نہ صرف یہ کہ امریکہ پر بھروسہ نہیں کرے گی بلکہ متبادل انتظامات کرنے کے بعد امریکہ سے فوجی تعلقات رکھنے کی ضرورت نہیں ہو گی۔ اسرائیلی حکومت کا کہنا ہے کہ ہمیں اسلحہ کی تو ضرورت ہے اس لئے ہم ضرور خریدیں گے چاہے ہمیں کہیں سے یہ اسلحہ ملے جہاں تک امریکی حکومت کا تعلق ہے وہ ایک عرصے سے اسرائیل کو اسی لئے اسلحہ فراہم کر رہی ہے کہ وہ سمجھتی ہے کہ اسرائیل کا تحفظ اس کی ضرورت ہے لیکن اس عرصے میں اسرائیل نے بھی بذاتِ خود فوجی اسلحہ تیار کرنے کے سامان پیدا کر لئے ہیں۔

تنازعہ کشمیر اور اقوام متحدہ

اقوامِ متحدہ کے ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ اگر پاکستان اور ہندوستان اس بات پر اتفاق کریں تو اقوامِ متحدہ جموں اور کشمیر کا جھگڑا نپٹانے کے لئے تیار ہے۔ یہ بات اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر بطروس غالی نے بتائی ہے ان سے کشمیر کے معاملے پر سوال پوچھا گیا تھا۔

یہ ان کے سیکرٹری جنرل بننے کے بعد ان کی پہلی کانفرنس تھی۔ کہ کیا آپ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان تصفیہ کرانے کیلئے کوشش کریں گے ڈاکٹر بطروس نے کہا کہ ایسا کرنے کیلئے پاکستان اور ہندوستان دونوں طرف سے رضامندی کا اظہار ہونا چاہیئے۔ یہ سوال ان سے ایک پاکستانی صحافی نے پوچھا تھا انہوں نے کسی قدر تفصیل کے ساتھ بتایا کہ اگر دونوں کے درمیان فیصلے کی ضرورت کو اہمیت دی جائے اور دونوں ملک چاہیں کہ اقوام متحدہ دخل اندازی کر کے فیصلہ کروا دے تو اقوامِ متحدہ کی انتظامیہ اس بات سے خوشی محسوس کرے گی۔ سیکرٹری جنرل نے کہا کہ میں نے آپ کو بتا دیا ہے جو کچھ بھی قرار دادیں پاس ہو چکی ہیں ان پر صرف اس صورت میں عمل درآمد کروایا جا سکتا ہے کہ دونوں ملک اس بات پر رضامند ہوں کہ اقوام متحدہ آگے بڑھ کر کوئی قدم اٹھائے اقوامِ متحدہ کا کوئی شعبہ ان قرار دادوں پر عمل درآمد کرانے کی کوشش نہیں کر سکتا جب تک کہ دونوں متعلقہ پارٹیاں اس بات پر اتفاق نہ کر لیں کہ معاملہ پھر اقوامِ متحدہ کے ہاتھ میں دے دیا جائے۔

اسرائیلی سفارتخانہ کی تباہی

گذشتہ دنوں اسرائیلی سفارت خانے کی ایک کار بم کے ذریعے تباہی کے سلسلے میں اسلامک جہاد جس کی پُشت پناہی ایران کرتا ہے نے اعتراف کیا ہے کہ اس واقعہ کے وہ ذمہ دار ہیں۔ اسلامک جہاد کے ایک خبر نامے میں کہا گیا ہے کہ گذشتہ ایام میں عباس موسوی کو اسرائیل کے ہیلی کوپٹر کے ذریعے ہلاک کرنے کے بدلے میں ایسا کیا گیا ہے اس سے پہلے ۱۹۸۴ء میں بیروت میں۔ کہا جاتا ہے کہ۔ بم دھماکوں کے ذریعے اس تنظیم نے ۲۵۸ امریکیوں کو اور درجنوں دیگر شہریوں کو ہلاک کیا تھا۔

اسرائیلی وزیر خارجہ ڈیوڈ لیوی LEVY نے کہا ہے کہ وہ اس کا بدلہ لیں گے اور ضرور لیں گے۔ اگرچہ انہوں نے کہا کہ اس کا بدلہ کہاں اور کس طرح لیا جائے گا، یہ ابھی بتانے کی ضرورت نہیں۔ لیکن اسرائیل کی حکومت نے فیصلہ کر لیا ہے کہ یہ جو خون بہایا گیا ہے اس کے ایک ایک قطرے کا بدلہ لیا جائے گا۔

اسلامک جہاد کے اس بم دھماکے میں سرکاری طور پر تو دس افراد کے ہلاک ہونے کا ذکر ہے لیکن چشم دید گواہوں کا کہنا ہے کہ انہوں نے دس مزید لاشیں بھی دیکھی ہیں۔ جو لوگ زخمی ہوئے ہیں ان کی تعداد ۲۳۵ بتائی جاتی ہے۔ اگرچہ آزادانہ طور پر اس واقعے کی رپورٹنگ کرنے والوں کا خیال ہے کہ اس تعداد سے بہت زیادہ لوگ زخمی ہوئے ہیں۔ وزیر داخلہ جوزے لوئیس نیزانو JOSE LUIS NANZANO نے حکومت کی ایک نیوز ایجنسی ٹیلام TELAM کو بتایا کہ اس بم کے دھماکے میں سفارت خانے کی تین منزلہ عمارت تباہ ہوئی اور اس کے آس پاس کی کئی عمارتوں کو خاصا نقصان پہنچا اور کہ یہ ایک کار بم کے ذریعے ہوا۔ جسے سفارت خانے کے گیٹ سے چلایا گیا تھا۔ بیروت کی نیوز ایجنسی نے یہ بات کہی ہے کہ یہ کام ارجنٹائن کے ایک ایسے شخص نے کیا ہے جو اپنے آپ کو ابو یاسر کہتا ہے۔ اور جو ایسے دھماکوں کے لئے اس سکواڈ میں شامل ہے جو اپنے آپ کو دھماکے کے ساتھ ہی ہلاک کرنے کے لئے تیار ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس دھماکے کے نتیجے میں ابو یاسر بھی غالباً ہلاک ہو گیا ہے۔

بنگلہ دیش کے پاکستانی

اخباری خبروں کے مطابق وفاقی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ پاکستانی جو بنگلہ دیش میں پھنسے ہوئے ہیں ان میں سے (فی الحال) تین لاکھ کو واپس پاکستان لایا جائے۔ (گویا کہ یہ پہلی کھیپ ہو گی)، وفاقی حکومت اس معاملے میں بعض تفاصیل طے کر رہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اب یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ان پاکستانیوں کو سندھ میں بسانے کی بجائے پنجاب میں بسایا جائے گا۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایم کیو ایم کی لیڈر شپ کو انگلستان میں اس بات کی اطلاع دے دی گئی ہے کہ یہ پاکستانی پنجاب میں بسائے جارہے ہیں اگرچہ وفاقی حکومت اس سلسلے میں ابتدائی طور پر کچھ رقم خرچ کرے گی۔ لیکن اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے مہاجرین نے بھی اس بات کی یقین دہانی کرائی ہے کہ وہ خاصی بڑی رقم اس سلسلے میں پیش کریں گے۔ مؤتمر عالم اسلامی نے بھی ان پاکستانیوں کے لئے کچھ فنڈ اکٹھے کئے ہیں۔

تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ اس سے پہلے یہ لوگ مطالبہ کرتے رہے ہیں کہ انہیں سندھ میں بسایا جائے۔ اب جب کہ انہیں پنجاب میں بسانے کی سکیم بنائی گئی ہے تو اس بات کا ڈر ہے کہ وہ پنجاب سے کراچی اور سندھ جانے کی کوشش کریں گے اگر سب کے سب نہیں تو کم از کم خاصی تعداد میں جیسے خاصی بڑی تعداد کہا جاسکتا ہے۔ وہ حیدر آباد اور کراچی میں بسنا پسند کریں گے اور کسی نہ کسی طرح وہ پنجاب سے وہاں پہنچ ہی جائیں گے۔ اگر وہ ایسا کرنا چاہیں تو یقیناً انہیں روکنا مشکل ہو جائے گا۔ کیونکہ جب وہ پاکستان میں آکر بس جائیں گے تو جس طرح ہر پاکستانی کو پاکستان کے کسی بھی حصے میں جانے کا حق حاصل ہے۔ وہ بھی بحیثیت پاکستانی جہاں چاہیں گے چلے جائیں گے یعنی اگر وہ کراچی اور حیدر آباد جا کر رہنا چاہیں گے تو ان کے لئے کوئی رکاوٹ کھڑی نہ کی جاسکے گی۔ بہر حال یہ تو انکے پنجاب میں بس جانے کے بعد ہی کہا جاسکے گا کہ وہ کس حد تک اس صوبے میں رہنا پسند کریں گے۔

ترکی / آذر بائیجان / آرمینیا

ترکی کے وزیر اعظم سلیمان ڈیمرل نے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ آذر بائیجان اور آرمینیا کے جھگڑے میں ترک باشندوں کا خیال ہے کہ ہمیں آذر بائیجان کی مدد کرنی چاہیئے۔ وہاں ہمارے بھائی آرمینیا کی نہایت اچھی تربیت یافتہ فوج سے پس رہے ہیں۔ انہوں نے کہا ہمارے ملک کے باشندے جلوس بھی نکال رہے ہیں اور جلسے بھی کر رہے ہیں۔ اور وہ اس بات کا بھی مطالبہ کر رہے ہیں کہ اگر حکومت اس معاملے میں الجھنا نہیں چاہتی تو وہ استعفیٰ دے دے۔ ڈیمرل کہتے ہیں کہ ان پر اس سلسلے میں بہت دباؤ ہے اور یہ دباؤ ایسا ہے۔ کہ لمبے عرصے تک اس سے گریز نہیں کیا جاسکتا۔ اگرچہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ سوویت یونین کی تمام ریاستوں خاص طور پر وہ جہاں مسلمان خاصی تعداد میں بستے ہیں سے ہمارے اچھے تعلقات رہیں لیکن اگر آذر بائیجان اور آرمینیا کی یہی کیفیت رہی جو اس وقت ہے ـ اور وہ روز بروز گھمبیر ہوتی جارہی ہے ـ تو میں نہیں کہہ سکتا کہ ہم کس حد تک اور کب تک اپنا ہاتھ کھینچے رکھیں گے۔ ہمارے باشندوں کا کہنا ہے کہ ہمیں اپنے بھائیوں کی مدد کرنی چاہیئے اور انہیں دوسروں کے ظلم و تشدد سے بچانے کے لئے جو کچھ ہم کر سکتے ہیں۔ اس سے ہاتھ نہیں کھینچنا چاہیئے۔

مسٹر سلیمان ڈیمرل نے کہا کہ اگر آرمینیا کی فوجوں نے آذر بائیجان کے باشندوں کو ہلاک کرنے کی کارروائی جاری رکھی تو میں نہیں کہہ سکتا کہ ترکی کی حکومت آرمینیا کے ساتھ کس طرح اور کہاں تک چل سکے گی۔ ہمارے لوگوں کے جذبات بھڑکے ہوئے ہیں۔ اور جمہوریت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ان کے جذبات کو پس پشت نہ ڈالا جائے۔ ڈیمرل اس وقت ۶۷ سال کے ہیں۔ اور پرانے منجھے ہوئے سیاست دان ہیں۔ وہ ساتویں دفعہ اپنی ٹرم پوری کر رہے ہیں۔ انہوں نے گذشتہ روز صدر بش کو ٹیلیفون پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ انہیں کوشش کرنی چاہیئے کہ مغربی ممالک آگے بڑھ کر نوگورنو کاراباخ میں امن قائم کریں۔

مسٹر ڈیمرل نے بتایا ہے کہ اگر ترکی اس معاملے میں الجھ گیا تو اسلام اور عیسائیت کا آپس میں تصادم ہونے کا خطرہ ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ بالکل وہی صورت اختیار کر لے جو عربوں اور اسرائیل کے درمیان ہے۔

ترکی کی آبادی ۵ کروڑ ۷۰ لاکھ ہے۔ اور اپنے علاقے میں سب سے زیادہ مسلمان اسی ملک میں بستے ہیں۔ اس کے قرب وجوار میں ایک ایسا ملک ہے جو بہت زیادہ اسلامی کہلانے کا مستحق ہے۔ اگرچہ ترکی کی حکومت سیکولر ہے۔ ترکی نیٹو کا رکن ہے۔ اور حقیقی معنوں میں سرمایہ دار۔ کہا جاتا ہے کہ امریکہ کے خیال میں اس ملک کی اہمیت اس بات سے واضح ہوتی ہے کہ یہ عراق اور ایران کے درمیان ایسا خطہ ہے جس کا ان دونوں سے ذہنی اختلاف ہے۔

برطانیہ میں مسلمانوں کے سکول

اس سال کے آغاز میں برطانیہ میں ایک مسلم پارلیمنٹ کی تشکیل دی گئی تھی۔ اس مسلم پارلیمنٹ کا کام یہ ہے جیسا کہ اس نے خود بتایا ہے کہ مسلمانوں کی زندگی کے ہر شعبے میں ان کی امداد کرے چنانچہ اب اس پارلیمنٹ نے حکومت کو متنبہ کیا ہے کہ اگر مسلمانوں کے سکولوں کو فنڈز نہ دئے گئے جس طرح کہ رومن کیتھولک میتھوڈسٹ اور یہودیوں کی جماعتوں کو دئے جاتے ہیں تو وہ راست اقدام کرے گی جس میں یہ بات بھی شامل ہو سکتی ہے کہ وہ ٹیکس ادا کرنے سے انکار کر دے وہاں جو چند ایک مسلمانوں کے سکول ہیں وہ چندوں سے چلائے جا رہے ہیں اور یہ چندے مسلمانوں ہی سے جمع کئے جاتے ہیں۔

بعض اوقات یہ رقوم برطانیہ سے باہر اسلامی ملکوں سے بھی حاصل کی جاتی ہیں مسلم پارلیمنٹ نے ایک قرطاس ابیض شائع کیا ہے جس میں برطانیہ میں مسلمانوں کی تعلیم کا ذکر کیا گیا ہے اور حکومت پر الزام لگایا گیا ہے کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ امتیازی سلوک کرتے ہوئے ان کو والنٹیری ایڈڈ سکول قرار نہیں دیتی۔ یہودی اور عیسائی جو غیر مذہبی تعلیم کو رد کرتے ہیں اپنے بچوں کو اپنی جماعتی سکولوں میں داخل کروا سکتے ہیں۔ اور ان سکولوں کے لئے پبلک فنڈ سے رقوم دی جاتی ہیں۔ لیکن تعصب کا برا ہو مسلم پارلیمنٹ کہتی ہے کہ مسلمانوں کو یہ آسانی مہیا نہیں کی جاتی۔ اور مسلمانوں کو اپنے سکول اپنی ہی جمع کردہ رقوم سے چلانے پڑتے ہیں۔

کس نے کیا کہا؟

(۱) سپریم کورٹ کی نئی عمارت میں تقریب سے خطاب کرتے ہوئے جسٹس ظلہ نے کہا ہے کہ مقدمات کی بھرمار ناسور ہے عدلیہ کی انتظامیہ سے علیحدگی نہ ہوئی تو ناسور بڑھ جائے گا۔ حکومت بارھویں ترمیم کے بارے میں اصلاحی قدم اٹھائے۔ عدلیہ بھی اس کا متبادل پیش کرے گی۔ جرائم اور کرپشن کے خاتمے کی ذمہ داری عدلیہ جلد سنبھال لے گی۔ قرارداد مقاصد دستور کا حصہ بن چکی ہے اب کوئی بھی اسے دستوری نظام سے خارج نہیں کر سکتا۔

(۲) ایک اخباری خبر کے مطابق چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ نے بدعنوانی کے الزام میں دو ججوں کو برطرف کر دیا۔ برطرف ہونے والوں میں سرگودھا کے ایڈیشنل اینڈ سیشن جج شہباز کبیر اور کوٹ ادو کے سول جج درجہ اول عبدالسلام شامل ہیں۔

(۳) روزنامہ جنگ ۲۵ مارچ ۱۹۹۲ء کا ایک اداریہ۔

ہر بے عمل انسان کی طرح ہمارے بیشتر سیاسی رہنماؤں نے بھی ہر اہم دن کی مناسبت سے قوم کے نام پیغام جاری کرنے کو اپنا وتیرہ بنا رکھا ہے سربراہانِ مملکت و حکومت کی حد تک تو یہ بات اس لئے قابلِ فہم تسلیم کی جا سکتی ہے کہ بعض حلقے اہم قومی دنوں کے موقعہ پر اس قسم کے پیغامات کو حکمرانوں کی منصبی ذمہ داری سمجھتے ہیں لیکن ہر چھوٹے بڑے لیڈر کی طرف سے اہم قومی دنوں کے موقعہ پر پیغام جاری کئے جانے کی سوائے اس کے اور کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی کہ یہ لوگ چونکہ قوم کی عملی خدمت کی بجائے زبانی بیانات کے ذریعہ اپنے وجود کو برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ اس لئے ہر اہم دن پر ان کے لئے کچھ نہ کچھ جھوٹ سچ کہہ کر اپنے ہونے کا احساس دلانا ضروری ہوتا ہے۔ پھر ستم ظریفی یہ کہ یہ لیڈر صاحبان اپنے پیغامات میں ایسی ایسی باتیں کہہ جاتے ہیں جن کا نہ ان کی ذاتی زندگی میں کوئی نشان ملتا ہے اور نہ ان کی سیاست میں ۲۳ مارچ کے حوالہ سے تمام سیاسی لیڈروں کے بیانات پڑھ جائیے ہر ایک قومی اتحاد، محبت، یگانگت اور صداقت کی تلقین کرتا ہوا نظر آئے گا۔ ہر ایک کی زبان پر بابائے قوم کی پیروی کا دعویٰ ہوگا۔ لیکن عملاً ان کا ہر قدم انتشار، نفرت، بدامنی اور جھوٹ کا آئینہ دار ہوگا۔ اپنے چھوٹے چھوٹے ذاتی یا سیاسی مفادات کے لئے بڑے بڑے لچھے دار پیغام جاری کرنے والے یہ لیڈر ہزاروں معصوم انسانوں کا خون بہا دینے پر تیار نظر آئیں گے اور اپنے بیانات میں پوری امت مسلمہ کو متحد دیکھنے کی آرزو رکھنے والے ایک ملک کے رہنے والوں کو ایک دوسرے کے خلاف لڑانے بھڑکانے میں مصروف ملیں گے۔

بقیہ صـ۳ سے آگے

مجھے آنے نہیں دیتا آپ ہی اس کو دور کریں پس برائیوں سے بچنے کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ انسان دعا کرے کہ الٰہی میں اپنی طرف سے کوشش کرتا ہوں آگے مدد آپ نے دینی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواستِ دعا: مکرم عبدالرزاق خان صاحب لاہور ایک ماہ سے پیٹ میں درد کے باعث علیل ہیں۔

○ عزیزہ عمرانہ بنت مکرم شریف احمد صاحب نمبردار تونسہ شریف (جنکی عمر سات سال ہے) کا گردے کا اپریشن ہونے والا ہے۔

○ عزیزم ہمایوں طاہر ولد مکرم بشیر احمد صاحب تھیم آف مجاہد کالونی ڈیرہ غازی خاں (جنکی عمر ۶ سال) ہے کو مکان کی چھت سے گرنے کے باعث چوٹیں آئی ہیں۔

○ مکرم حفیظ الرحمٰن صاحب منصور آف چنیوٹ اپنے بیٹے عطاء الحئی کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

○ مکرم حکیم محمود احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ شورکوٹ علیل ہیں۔ نیز ان کی والدہ محترمہ ہمشیرہ صاحبہ و بیگان بھی عرصہ دراز سے بیمار ہیں۔

○ محترم چوہدری عبدالغنی صاحب ایڈووکیٹ بعارضہ شوگر بیمار ہیں۔

○ محترم ماسٹر منیر احمد صاحب بعارضہ بلڈ پریشر بیمار ہیں۔

○ مکرم میاں خیر محمد صاحب احمدی کی اہلیہ صاحبہ اور ان کی پوتی مختلف عوارض سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ نیز ان کے بڑے لڑکے فیض محمد کا موتیا کا اپریشن ہوا ہے۔

○ مکرم محمد سعید اشرف صاحب مغلپورہ لاہور بیٹے کی کامیابی اور پریشانیوں کے ازالے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

○ مکرم حکیم محمد افضل صاحب فاروقی اوچ شریف کی اہلیہ بیمار ہیں۔

○ مکرم کرم الدین طاہر صاحب معلم وقفِ جدید کی اہلیہ صاحبہ کی صحت اکثر خراب رہتی ہے نیز ان کے والد صاحب اور تایا صاحب بھی علیل ہیں۔

○ مکرم مرزا متین احمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ ہرنیا اور ٹیسٹیکل گلینڈز کے اپریشنوں کے بعد صاحبِ فراش ہیں۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

تقریبِ شادی: عزیزم محمد اسد محمود ابن مکرم محمد رفیق صاحب لندن کا نکاح ہمراہ عزیزہ شوکت محمودہ بنت مکرم مسعود احمد خان صاحب بعوض حق مہر -/۲۵۰۰۰ روپیہ بیت المہدی ربوہ میں ۲۴ر مارچ بعد از نمازِ عصر مکرم صلاح الدین صاحب نے پڑھا۔ اسی روز مکرم مولوی خورشید احمد صاحب نے عزیزہ کو اپنی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

ولادت: مکرمہ بشارت بیگم صاحبہ اہلیہ ملک غلام نبی صاحب شاہد مقیم بیلجیئم لکھتی ہیں کہ ہماری چھوٹی بیٹی

عزیزہ بدر منیر بشریٰ صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری حامد احمد صاحب لاہور کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۴ر اگست ۱۹۹۱ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت اس بچی کا نام کاشفہ عطا فرمایا ہے نومولودہ وقفِ نو میں شامل ہے۔ نیز میرے بڑے بیٹے عزیز عبدالسلام صاحب منیر کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۸ر جنوری ۱۹۹۲ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ بچی کا نام ماریہ صدف رکھا گیا ہے۔

احباب ان بچوں کی درازیٔ عمر اور خادمِ دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

گمشدہ نقدی: کپڑے کی تھیلی میں تقریباً ۱۲-۱۳ سو روپے نماز جمعہ کے بعد اقصیٰ چوک سے ریلوے پھاٹک کے درمیان گر گئے ہیں۔ جس صاحب کو ملیں مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا دیں۔ شکریہ
(عبدالغفور - مکان نمبر 9/11 دارالنصر غربی ربوہ)۔

کامیابی: عزیزہ نصرت احمد ابنِ مکرم چوہدری منیر احمد صاحب فیصل آباد نے ایف ایس سی کا امتحان ۱۱۰۰/۶۷۰ نمبر لے کر فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا ہے۔ احباب سے عزیز کی مزید ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترم نواب مصطفیٰ احمد خان صاحب کا اپریشن مثانے کا ہوا ہے نہ کہ پتے کا۔

○ قارئین سے گذارش ہے کہ ادارہ تحریر الفضل سے تعلق رکھنے والے تمام خطوط ایڈیٹر کے نام لکھے جائیں تاکہ تعمیل میں بلاوجہ تاخیر نہ ہو۔ پتہ میں کسی کا ذاتی نام تحریر کرنے سے (چاہے وہ ایڈیٹر ہی کا نام کیوں نہ ہو) خط ذاتی سمجھا جانے کی وجہ سے دفتری طور پر تعمیل میں دیر ہو جانے کا احتمال ہے۔ اگر خط میں صرف نجی امور کا تذکرہ ہو تو مکتوب الیہ کا نام تحریر کرنا زیادہ مناسب ہے۔
(ادارہ)

بقیہ: ص۴ سے آگے

احمدیہ پرنسپل نے بتایا کہ وہ ایک نئی بہت بڑی تیار ہونے والی لائبریری میں گئے تو انہوں نے دیکھا کہ ابھی کتابیں الماریوں میں رکھنے کی بجائے میزوں پر پڑی ہیں اور جب انہوں نے دو چار کتابیں اٹھا کر دیکھیں تو انہیں احمدیہ جماعت کا وہ لٹریچر ملا جو خاکسار نے وہاں کے وزیر اعظم کو اس وقت دیا تھا جب خاکسار واپس پاکستان آرہا تھا گویا کہ اس وقت یہ کتابیں یہاں پڑی تھیں۔ اب اس بڑی لائبریری میں منتقل کی جارہی تھیں۔ اس بیت الحمد لیگوس میں لائبریری کا قیام ایک نہایت خوش آئند بات ہے۔ تصویر کو دیکھتے ہوئے محترم حکیم صاحب اور حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے متعلق خیالات کی ایک فلم چلنے لگتی ہے لیکن چونکہ یہ تحریریں نہایت مختصر ہیں اس لئے زیادہ باتوں کا بیان کرنا ممکن نہیں بہرحال اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت چوہدری صاحب اور محترم حکیم صاحب کے درجات کو بلند فرمائے اور ان کی جملہ خدمات کا انہیں اجرِ عظیم عطا فرماتا رہے۔

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر ۲۸۳۹۲ میں ملک عبدالرحمٰن صاحب ولد ملک عبدالباسط صاحب۔ قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نارتھ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۱۲-۲۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ موٹر سائیکل ہنڈا مالیتی -/۲۵۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ملک عبدالرحمٰن ۶۶۳-R سیکٹر B 11 نارتھ کراچی۔ گواہ شد نمبر ۱ ملک عبدالباسط وصیت نمبر ۲۶۶۳۲ گواہ شد نمبر ۲ وسیم احمد طارق نارتھ کراچی وصیت نمبر ۲۵۹۱۲۔

مسل نمبر ۲۸۳۹۳ میں سید عبدالہادی رضوی ولد سید عبدالباقی رضوی قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نارتھ کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۱۲-۲۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخلے صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سید عبدالہادی رضوی ولد سید عبدالباقی رضوی R ۱۱۴ ز-D-۷ نارتھ کراچی۔ گواہ شد نمبر ۱ ملک عبدالباسط وصیت نمبر ۲۶۶۳۲۔ گواہ شد نمبر ۲ وسیم احمد طارق وصیت نمبر ۲۵۹۱۲۔

بقیہ: ص۱ سے آگے

کی۔ میں کامیاب نہیں ہوتا لیکن بہرحال یہ کوشش ہے جو میں کرتا ہوں اور اب میں یہ کوشش کر رہا ہوں کہ ہر شخص اس بات کا ذمہ دار ہے کہ ربوہ کی فضا جو ہے وہ محبت اور پیار کی فضا رہے گی اور ہر شخص دوسروں کے دکھوں کو دور کرنے والا ان کے لئے خوشحالی اور بشاشت کے سامان پیدا کرنے والا ہوگا۔ دکھ کے سامان پیدا کرنے والا نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس حقیقت کے سمجھنے اور اس کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کی توفیق عطا کرے۔"
(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۳ر جون ۱۹۸۰ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ حکومت نے ۳۰ مارچ کو کشمیر جنگ بندی لائن توڑنے کی دوسری کوشش بھی ناکام بنادی۔ اس سلسلے میں آزاد کشمیر میں ہزاروں افراد گرفتار کر لئے گئے۔ مظاہرین پر پولیس نے لاٹھی چارج کیا اور آنسو گیس استعمال کی۔

○ جموں کشمیر جمہوری اتحاد کے رہنما بیرسٹر سلطان محمود، سردار خالد ابراہیم اور سابق سپیکر صاحبزادہ اسحاق ظفر کو اتوار کی رات مظفر آباد کے ایک ہوٹل میں چھاپہ مار کر گرفتار کر لیا گیا۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ پاکستان میں ایک اور سیاسی بحران سر اٹھا رہا ہے۔ آئی جے آئی کے بعد مسلم لیگ کی صفوں میں بھی اختلافات شدت اختیار کرتے نظر آرہے ہیں۔ خدشہ ہے کہ عید کے بعد ہونے والا سربراہی اجلاس آئی جے آئی کا آخری اجلاس ثابت ہوگا۔

○ وزیر اعظم پاکستان عمرہ کی سعادت حاصل کرکے واپس لاہور پہنچ گئے۔ انہوں نے خانہ کعبہ میں عبادت کی اور مسجد نبوی میں نوافل ادا کئے۔

○ عوامی نیشنل پارٹی کے زیر اہتمام باچاخان چوک پشاور پر ایک احتجاجی جلسہ منعقد ہوا جس میں اے این پی کے رہنماؤں نے جارحانہ تقریریں کیں مقررین نے کہا کہ باچاخان کی یادگار کو میلی آنکھ سے دیکھنے والوں کی آنکھیں نکال دیں گے۔

○ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے سربراہ علامہ سید ساجد نقوی نے کہا ہے کہ ملک میں امن وامان کی صورتحال خطرناک حد تک مخدوش ہو چکی ہے۔ پورا معاشرہ دہشت گردوں قاتلوں اور ڈاکوؤں کے رحم وکرم پر ہے۔ انہوں نے کہا کہ اہل تشیع کے خلاف سنگین اقدامات کو مزید برداشت نہیں کیا جائے گا۔

○ پاکستان پیپلز پارٹی کی شریک چیئرپرسن بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ملکی معیشت کو حرام کے پیسوں سے چلایا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مظفر شاہ نے ہمیں گرفتاریوں کی شکل میں عید کا تحفہ دیا ہے۔ سندھ میں تیسرے سیاسی اتحاد کا خیر مقدم کیا جائے گا۔

غیر ملکی خبریں

○ ترکی کے صدر نے جرمنی پر الزام لگایا ہے کہ وہ متحد ہو کر اپنے آپ کو بڑی طاقت سمجھنے لگا ہے۔ ہر معاملے میں ٹانگ اڑاتا ہے اور ہٹلر کے نقش قدم پر چل رہا ہے۔

○ سعودی وزارت دفاع نے ان اطلاعات کی تردید کی ہے کہ ان کی حکومت نے چین کو امریکی ساخت کے پیٹریاٹ میزائیل کی ٹیکنالوجی فروخت کی ہے۔

○ بنگلہ دیش کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ برمی پناہ گزینوں کا مسئلہ باہمی بات چیت سے طے کیا جائیگا۔ حکومت برما کے اعلان کے مطابق اب تک ایک لاکھ ۸۰ ہزار سے زائد برمی مسلمان بنگلہ دیش پہنچ چکے ہیں

○ مسافر بردار طیارے کی تباہی کے سلسلہ میں لیبیا اور اقوام متحدہ کے درمیان محاذ آرائی کو دور کرنے کے لئے عرب لیگ کی کوششیں ناکام ہو گئی ہیں۔ لیبیا نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو یقین دلایا ہے کہ عالمی عدالت انصاف اس مسئلہ پر جو بھی فیصلہ دے وہ اسے قبول کرے گا۔

عید کے موقع پر بچوں کے جوتوں کی ہر قسم کی ورائٹی خریدنے کیلئے
کٹی شوز
فیصل مارکیٹ (پرانا قلعہ گجر سنگھ) لاہور
پر تشریف لائیں

نئے سال کی نئی کتب
جماعت اوّل تا دہم
گائیڈیں، خلاصہ جات، ٹیسٹ پیپرز اور
ہر قسم کی امدادی کتب
بازار سے بارعایت خرید فرمائیں
رؤف بکڈپو اینڈ کاپی ہاؤس
اقصٰی روڈ۔ ربوہ

ایک سیلزمین کی ضرورت ہے
رابطہ کیلئے
شالیمار ٹریڈرز۔ رحمت بازار۔ ربوہ

ضرورت برائے خواتین اساتذہ
یونیورسٹی روڈ ۴/۱۴ دار العلوم غربی ربوہ
یونیق سکالرز اکیڈیمی (انگلش میڈیم) میں پرائمری و ہائی سیکشن میں مندرجہ ذیل آسامیاں برائے خواتین اساتذہ خالی ہیں:۔

نام آسامی	تعداد	قابلیت
ٹیچرز	۲	ایم۔ اے۔ انگلش
"	۱	ایم۔ اے۔ عربی
"	۲	ایم۔ ایس سی/بی ایس سی ان میتھ

درخواستیں مکمل کوائف کے ہمراہ مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۹۲ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں
پرنسپل

جبوب مفید اٹھرا
چھوٹی شیشی ۱۶ روپے۔ بڑی شیشی ۴۸ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
مکمل کورس ۱۵۰/- روپے
زود جام عشق خاص
چار صد اسّی (۴۸۰) روپے
ناصر دواخانہ ربوہ فون ۶۲۴

ڈیلر ـــ پاک فین
رشید الیکٹرک سٹور
ریلوے روڈ۔ ربوہ
ہمارے ہاں سامان وائرنگ، ٹیوب لائیٹ برقی مدھانی، واشنگ مشین، پنکھا موٹر دستیاب ہیں

• طلباء کو نئے تعلیمی سال ۱۹۹۲ء کی مبارکباد پیش کرتے ہیں
• حسب سابق نئے تعلیمی سال ۹۳-۱۹۹۲ء کی کتب بارعایت خرید فرمائیں
چوہدری مہر دین اینڈ سنز سٹیشنری اینڈ بک سیلرز
اقصٰی روڈ۔ ربوہ

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے
پُر امید واحد علاجگاہ
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
ھو الشافی
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ
فون: ۲۱۸۵۲۷
پوسٹ بکس = ۲۲۲
فون ربوہ ۵۵۸
دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف